مہارت تامہ رکھتے تھے، وہاں اس زمانے کے جملہ علوم میں بھی انہیں پورا درک ہوتا تھا۔ اسلامی مراکز تعلیم کی بھی وہ خصوصیت تھی جس کی وجہ سے یورپی ملکوں کے طالبانِ علم ان کا رُخ کرتے اور وہاں سے فیض یاب ہوکر انہوں نے اپنے اپنے ملکوں کو علم و حکمت کی نئی راہیں دکھائیں۔

یہاں یہ ذکر کرنا نامناسب نہیں ہوگا کہ مغربی پاکستان کے محکمۂ اوقاف کے سامنے شروع سے یہی مقصد رہا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ عربی مدارس کی اصلاح ہو، سب ایک نظام کے تحت آجائیں ان کی مالی حالت اچھی کی جائے اور جس طرح سکولوں اور کالجوں کو حکومت گرانٹ دیتی ہے، اس کے عربی مدارس بھی مستحق قرار دیے جائیں۔ اور سب سے مقدم یہ کہ ان مدارس میں پڑھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لیے عزت و وقار، ترقی و خوشحالی کے مواقع ہوں محکمۂ اوقاف نے اس سلسلے میں اپنی بساط کے مطابق بہت کچھ کیا ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ حکومت پاکستان نے اپنی نئی تعلیمی پالیسی میں محکمۂ اوقاف کے اس موقف کو اپنا لیا ہے۔ یقیناً اب محکمہ اوقاف کا کام آسان ہو جائے گا۔ اور ملت موجودہ تعلیمی دوعملی سے نجات پا سکے گی۔

انتقالِ پُرملال

اس ماہ کا شمارہ مکمل ہو چکا تھا کہ یہ جاں کاہ خبر ملی کہ محکمۂ اوقاف کے سابق مشیر تعلیم و مطبوعات سردار فضل حمید صاحب ۲۴ ستمبر کو اس دارِ فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ میو ہسپتال میں آپ کے گردے کا اپریشن ہوا۔ اس تکلیف سے جاں بر نہ ہو سکے اور جاں، جاں آفریں کے سپرد کر دی۔

محکمۂ اوقاف کے تمام افسران کے علاوہ ناظم اعلیٰ اوقاف جناب محمد مسعود صاحب نے بھی جنازہ میں شرکت کی اور جمعرات کو شعبۂ تعلیم و مطبوعات میں تعطیل کا حکم دیا۔ یہ حادثہ محکمۂ اوقاف سے وابستہ تمام افراد اور خاص طور پر شعبۂ تعلیم و مطبوعات کے لیے انتہائی رنج و الم کا باعث ہے۔ ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ درجات نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم سب، مرحوم کے اعزہ اور پس ماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اس شمارہ میں مرحوم کا آخری مضمون شائع کر رہے ہیں جو انہوں نے ہمیں گزشتہ ماہ عنایت کیا تھا۔